شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ



رسالہ نمبر 66

جوشِ ایمانی

تخریج شدہ



(مزار پُر انوار حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ)

مدنی منّے کا جوشِ ایمانی 2
چار شہیدوں کی ماں 8
مدنی قافلے میں شفا بھی ملی اور دیدار بھی ہوا 14
بھلائی کی باتیں سکھانے کی فضیلت 18
جنّت میں داخلہ اور گزشتہ گناہوں کا کفّارہ 20
داتا حضور کی طرف سے مدنی قافلے کی خیر خواہی 24
سلام کے 11 مدنی پھول 29

پیشکش: مجلس مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔
فون: 4921389-93/4126999 فیکس:4125858
SC1286
Web:www.dawateislami.net, Email:maktaba@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

جوش ایمانی[1]

غالباً آپ کو شیطان یہ رسالہ پورا نہیں پڑھنے دے گا مگر آپ کوشش کر کے پورا پڑھ کر شیطان کے وار کو ناکام بنا دیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

"سَعَادَۃُ الدَّارَین" میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن علی بن عَطِیَّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار کیا تو عرض کی: **سرکار!** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کی شَفاعت کا طلبگار ہوں۔ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ. یعنی "مجھ پر کثرت کے ساتھ دُرُود پاک پڑھا کرو۔"

(سعادة الدارين ص١٣٧ دارالكتب العلمية بيروت)

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع (۲، ۳، ۴ رجب المرجب ١٤١٩ھ مدینۃ الاولیاء ملتان) کی آخری نشست میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ **مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

کعبے کے بدرالدُّجٰی تم پہ کروڑوں دُرُود
طیبہ کے شمس الضُّحٰی تم پہ کروڑوں دُرُود

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی مُنّے کا جوشِ ایمانی

رات کا پچھلا پہر تھا، سارے کا سارا مدینہ نُور میں ڈوبا ہوا تھا۔ **اہلِ مدینہ** رحمت کی چادر اوڑھے محوِ خواب تھے، اتنے میں مُؤَذِّنِ رسولُ اللہ حضرتِ سیِّدُنا بلال حبشی عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالٰی عنہ کی پُر کیف صدا **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً کی گلیوں میں گونج اٹھی:

''**آج** نمازِ فجر کے بعد مجاہدین کی فوج ایک عظیم مُہِم پر روانہ ہورہی ہے۔ مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً کی مقدّس بیبیاں اپنے شہزادوں کو جنَّت کا دولھا بنا کر فوراً دربارِ رسالت میں حاضر ہوجائیں۔''

ایک بیوہ صحابیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اپنے **چھ سالہ** یتیم شہزادے کو پہلو میں

لٹائے سورہی تھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا **بلال** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اعلان سن کر چونک پڑیں! دل کا زخم ہرا ہوگیا، یتیم بچّے کے والِدِ گرامی گُزَشتہ برس **غزوۂ بدر** میں شہید ہوچکے تھے۔ایک بار پھر شَجرِ اسلام کی آبیاری کیلئے خون کی ضَرورت درپیش تھی مگران کے پاس **چھ سالہ مَدَنی مُنّے** کے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذَرِیعے اُمنڈ آیا۔ آہوں اور سسکیوں کی آواز سے **مَدَنی مُنّے** کی آنکھ کُھل گئی، ماں کو روتا دیکھ کر بیقرار ہوکر کہنے لگا: ماں ! کیوں روتی ہو؟ ماں **مَدَنی مُنّے** کو اپنے دل کا درد کس طرح سمجھاتی ! اس کے رونے کی آواز مزید تیز ہوگئی۔ ماں کی گِریہ وزاری کے تَـأَثُّر سے **مَدَنی مُنّا** بھی رونے لگ گیا۔ ماں نے **مَدَنی مُنّے** کو بہلانا شروع کیا، مگر وہ ماں کا درد جاننے کیلئے بَضِد تھا۔ آخر کار ماں نے اپنے جذبات پر بکوشِش تمام قابو پاتے ہوئے کہا: بیٹا ! ابھی ابھی حضرتِ سیِّدُنا **بلال** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِعلان کیا ہے، ''مجاہِدین کی فوجِ میدان جنگ کی طرف روانہ ہو رہی ہے۔ **آقائے نامدار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے جاں نثار طلب فرمائے

ہیں۔ کتنی بخت بیدار ہیں وہ مائیں جو آج اپنے نوجوان شہزادوں کا نذرانہ لئے دربارِ رسالت میں حاضِر ہوکر اشکبار آنکھوں سے التجائیں کررہی ہوں گی: **یارسولَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم اپنے جگر پارے آپ کے قدموں پر نثار کرنے کیلئے لائی ہیں، **آقا!** ہمارے ارمانوں کی حقیر قربانیاں قَبول فرمالیجئے، **سرکار!** عمر بھر کی محنت وُصُول ہوجائے گی۔'' اتنا کہہ کر ماں ایکبار پھر رونے لگی اور بَھرّائی ہوئی آواز میں کہا: **کاش!** میری گود میں بھی کوئی جوان بیٹا ہوتا اور میں بھی اپنا نذرانۂ شوق لیکر آقا کی بارگاہ میں حاضِر ہوجاتی۔ مَدَنی مُنّا ماں کو پھر روتا دیکھ کر مچل گیا اور اپنی ماں کو چُپ کرواتے ہوئے **جوشِ ایمانی** کے جذبے کے ساتھ کہنے لگا: میری پیاری ماں! مَت رو، مجھی کو پیش کردینا۔ ماں بولی: **بیٹا!** تم ابھی کمسن ہو، میدانِ کارزار میں دشمنانِ خونخوار سے پالا پڑتا ہے، تم تلوار کی کاٹ برداشت نہیں کرسکو گے۔ **مَدَنی مُنّے** کی ضد کے سامنے بِالآخِر ماں کو ہتھیار ڈالنے ہی پڑے۔ نمازِ فَجر کے بعد **مسجدُالنَّبَوِیِّ الشَّریف** علٰی

صاحِبِھا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کے باہَر میدان میں **مُجاہِدین کا ہُجُوم** ہوگیا۔ان سے فارِغ ہوکر **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم واپَس تشریف لا ہی رہے تھے کہ ایک پردہ پوش خاتون پر نظر پڑی جو اپنے **چھ سالہ مَدَنی مُنّے** کو لئے ایک طرف کھڑی تھی۔ شاہِ شیریں مَقال، صاحِبِ جُود و نَوال، شَہَنشاہِ خوشخصال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال، آقائے بلال عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **حضرتِ سیِّدُنا بلال** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آمد کا سبب دریافت کرنے کیلئے بھیجا۔**سیِّدُنا بلال** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریب جا کر نگاہیں جھکائے آنے کی وجہ دریافت کی۔ خاتون نے بَھرّائی ہوئی آواز میں جواب دیا: آج رات کے پچھلے پَہر آپ اِعلان کرتے ہوئے میرے غریب خانے کے قریب سے گزر رہے تھے، اِعلان سُن کر میرا دل تڑپ اُٹھا۔آہ! میرے گھر میں کوئی نوجوان نہیں تھا جس کا نذرانۂ شوق لیکر حاضِر ہوتی فَقَط میری گود میں یِہی ایک **چھ سالہ یتیم بچّہ** ہے جس کے والِد گُزَشتہ سال **غزوۂ بدر** میں جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں میری زندگی بھر کی پونجی یِہی ایک بچّہ

ہے، جسے **سرکارِ عالی وقار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **قدموں** پر نثار کرنے کیلئے لائی ہوں۔ **حضرتِ سیِّدُنا بلال** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیار سے **مَدَنی مُنّے** کو گود میں اُٹھالیا اور بارگاہِ رسالت میں پیش کرتے ہوئے سارا ماجرا عرض کیا۔ **سرکار** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **مَدَنی مُنّے** پر بہُت شفقت فرمائی۔ مگر کمسِنی کے سبب میدانِ جہاد میں جانے کی اجازت نہ دی۔ (ماخوذ از زلف و زنجیر ص ۲۲۲ شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور) **اللہُ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دنیا کیلئے تو وقت ہے مگر ...

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مَدَنی مُنّے کا **جوشِ ایمانی** ! **اللہ! اللہ!** پہلے کی مائیں **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور دینِ اسلام سے کس قدر والہانہ مَحَبَّت کرتی تھیں۔ جو لوگ اپنے جگر

پیاروں کو بے وفا دنیا کی دولت کے حُصُول کی خاطر اپنے شہر سے دوسرے شہر بلکہ دوسرے ملک تک میں اور وہ بھی برسوں کیلئے بھیجنے کیلئے تیّار ہو جاتے ہیں مگر اپنے ہی شہر میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں تھوڑی دیر کیلئے بھی جانے سے روک دیتے ہیں، سنّتوں کی تربیّت کی خاطِر مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ چند روز سفر کرنے سے مانِع ہوتے ہیں، ان کو اس **ایمان افروزحِکایت** سے درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ **آہ!** ہم تھوڑے سے وقت کی قربانی دینے سے بھی کتراتے ہیں اور ہمارے اَسلاف اپنا جان و مال سب کچھ **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں قربان کرنے کیلئے ہر پل تیّار رہتے تھے۔

تھے تو آباء وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو

ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا[1] ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

[1] فردا یعنی آنے والا دن۔ (مجازاً) قیامت۔

چار شہیدوں کی ماں

اُسُدُ الْغَابَہ جلد 7 صَفْحَہ 100 پر ہے: **جنگِ قادِسِیہ** (جو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں لڑی گئی تھی) میں حضرتِ سیِّدَتُنا خَنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاروں شہزادوں سَمیت شریک ہوئی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جنگ سے ایک روز قبل اپنے **چاروں شہزادوں** کو اس طرح نصیحت فرمائی: ''میرے پیارے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی، اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو، میں نے تمہارے نَسَب کو خراب نہیں کیا، تمہیں معلوم ہے کہ **اللہُ غفّار** عَزَّوَجَلَّ نے کُفّار سے مقابَلہ (مُقا۔بَ۔لہ) کرنے میں مجاہِدین کے لئے عظیمُ الشّان ثواب رکھا ہے۔ **یاد رکھو!** آخرت کی باقی رہنے والی زندگی دنیا کی فنا ہونے والی زندگی سے بَدَرَجہا بہتر ہے۔ **سنو! سنو!** قرانِ پاک کے پارہ 4 سورۂ اٰلِ عِمران کی آیت نمبر 200 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

(پ ٤ اٰلِ عمران ٢٠٠)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، اس امّید پر کہ کامیاب ہو۔

صُبح کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ جنگ میں شرکت کرو اور دشمنوں کے مقابلے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرتے ہوئے آگے بڑھو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی زور پر آ گئی اور اس کے شُعلے بھڑکنے لگے ہیں تو اس شعلہ زن آگ میں کود جانا، کافِروں کے سردار کا مقابلہ کرنا، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عزّت و اکرام کیساتھ جنّت میں رہو گے۔'' جنگ میں حضرتِ سیِّدَتُنا خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے **چاروں شہزادوں** نے بڑھ چڑھ کر کُفّار کا مُقابلہ کیا اور یکے بعد دیگرے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ جب ان کی والِدۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی شہادت کی خبر پہنچی تو اُنہوں نے بجائے واوَیلا مچانے کے کہا: **اُس پیارے اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کا شکر ہے جس نے مجھے چار شہید بیٹوں کی ماں بننے کا شَرَف عطا فرمایا۔**

مجھے **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت** کی رحمت سے اُمّید ہے کہ میں بھی ان چاروں شہیدوں کے ساتھ جنت میں رہونگی۔

(اُسدُ الْغابَة فِي مَعْرِفَةِ الصَّحابَة ج۷ ص ۱۰۰ ـ ۱۰۱ داراحیاء التراث العربی بیروت)

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر رہ جائے یا کٹ جائے وہ پروانہیں کرتے

اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گُفتار کے غازی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخِر وہ کون سا جذبہ تھا جس نے ہر مرد و عورت بلکہ بچّے بچّے کو اسلام کا شیدائی بنا دیا تھا۔ وہ کامِلُ الایمان مومِن تھے، وہ **جوشِ ایمانی** کے جذبے سے سرشار تھے اور آہ! آج کا مسلمان اکثر کمزوریٔ ایمان کا شکار ہے۔ اُن کے پیشِ نظر ہر دم **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا ہوا کرتی تھی مگر ہائے **افسوس!** آج کے مسلمانوں کی اکثریت کی اب

اس طرف کوئی توجُّہ نہیں۔ وہ **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت سے سرشار تھے اور **وائے بدنصیبی!** آج کے مسلمانوں کی بھاری اکثریت دنیا کی **مَحَبَّت** میں **مُستغرق** (مُس۔تغ۔رَق) ہے۔ وہ اعلیٰ کردار کے مالک ہوا کرتے تھے مگر آج کے اکثر مسلمان فَقَط **گُفتار** (یعنی باتوں) **کے غازی** بن کر رہ گئے ہیں۔ آہ! صد ہزار آہ! ہم نے دنیا کی **مَحَبَّت** میں ڈوب کر، **رِضائے الٰہی** کے کاموں سے دور ہو کر، اپنی زندگیوں کو گناہوں سے آلود کر کے، اپنے **میٹھے میٹھے آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری **سنّتوں** کے سانچے میں خود کو ڈھالنے کے بجائے اغیار کے **فیشن** کو اپنا کر اپنی حالت خود آپ بِگاڑ ڈالی ہے۔

پارہ 13 سورۃُ الرَّعد کی گیارہویں آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: **بیشک اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔

(پ۱۳ سورۃُ الرَّعد ۱۱)

افسوس! صد ہزار افسوس! بے عملی کے سبب ہم ذلّت ورُسوائی کے عمیق گڑھے میں نہایت ہی تیزی کیساتھ گرتے چلے جارہے ہیں۔ **ایک وقت وہ تھا** جب کُفّار مسلمان کے نام سے لَرزَہ بَراَنْدام ہو جایا کرتے تھےاور آج اِنقلابِ مَعکُوس نے مسلمانوں کو کفّار سے خوفزدہ کر رکھا ہے۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وَقتِ دُعا ہے — اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے — پَردَیس میں وہ آج غریبُ الغُرباء ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کِسریٰ — خود آج وہ مہمان سَرائے فُقَراء ہے
وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے فرُوزاں — اب اس کی مجالس میں نہ بَتّی نہ دِیا ہے
جس دین کی حُجت سے سب اَدِیان تھے مغلوب — اب مُعترِض اس دین پہ ہر ہَرزہ سَرا ہے
چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں — پیاروں میں مَحبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے
گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی — پر نام تری قوم کایاں اب بھی بڑا ہے
ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر — مُدّت سے اسے دَورِ زماں مَیٹ رہا ہے
وہ قوم کہ آفاق میں جو سَر بَفلک تھی — وہ یاد میں اَسلاف کی اب رُو بَقضا ہے
جو قوم کہ مالِک تھی عُلُوم اور حِکَم کی — اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے
کھوج ان کے کمالات کا لگتا ہے اب اتنا — گم دَشت میں اک قافِلہ بے طَبَل و دَرا ہے

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلہ ہے

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

فریاد ہے! اے کشتیٔ امّت کے نگہباں!
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اے چشمۂ رحمت بِـــاَبِـــی اَنــتَ وَاُمِّــی
دنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے

جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چھُڑایا
جب تُو نے کیا نیک سُلوک ان سے کیا ہے

سو بار ترا دیکھ کے عَفو اور تَرَحُّم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے

برتاوٴ ترے جبکہ یہ اَعدا سے ہیں اپنے
اَعدا سے غلاموں کو کچھ امّید سِوا ہے

کر حق سے دعا اُمّتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت اِس کا جہاز آ کے گھرا ہے

اُمّت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
دِلدادہ ترا ایک سے ایک ان میں سِوا ہے

ایماں جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے
وہ تیری مَحبَّت تری عِترَت کی وِلا ہے

جو خاک ترے در پہ ہے جارُوب سے اُڑتی
وہ خاک ہمارے لئے داروئے شِفا ہے

جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرَّف
اب تک وُہی قبلہ تری اُمّت کا رہا ہے

جس شہر نے پائی تری ہجرت سے سعادت
مکّے سے کشِش اُس کی ہر اک دل میں سِوا ہے

کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا
اب تک تو ترے نام پہ ایک ایک فِدا ہے

ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمھارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبول خدا ہے

خود جاہ کے طالِب ہیں نہ عزّت کے ہیں خواہاں
پر فکر ترے دین کی عزّت کی سَدا ہے

احساسِ ذمّہ داری پیدا کیجئے

میٹھے اسلامی بھائیو! نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ اپنے کردار کا جائزہ لیجئے۔ اپنے گناہوں سے سچی توبہ کیجئے اور اپنے اندر از سرِ نو **جوشِ ایمانی** پیدا کیجئے۔ اور یہ مَدَنی سوچ بنایئے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اگر آپ نے اپنی ذِمّہ داری کو سمجھ کر **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مَحَبَّت میں ڈوب کر اس مَدَنی کام کا بیڑا اُٹھا لیا[1] تو **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیار کی برکت سے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔

ہم کو اللہ اور نبی سے پیار ہے
ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

مدنی قافلے میں شفا بھی ملی اور دیدار بھی ہوا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے

[1] بیڑا اٹھانا یعنی آمادہ ہونا، عزم بالجزم کرنا (یعنی پکّا عہد کرنا)

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں **عاشِقانِ رسول** کی صحبت کی بَرَکت سے دنیا و آخرت کی ایسی ایسی سعادتیں ملتی ہیں کہ نہ پوچھو بات۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں دعوت اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (باب المدینہ کراچی) میں ''تربیّتی کورس'' کیلئے آیا ہوا تھا، اس دوران ایک دن جُمعرات کو صبح تقریباً چار بجے پیٹ کی بائیں جانب اچانک درد اُٹھا، درد اس قَدَر شدید تھا کہ سات انجکشن لگے تب آرام آیا، حسبِ معمول جُمعرات کو ہونے والے **سنّتوں بھرے اجتماع** کیلئے (مَدَنی مرکز فیضان مدینہ) میں شام کو حاضِر ہوا۔ رات دس بجے پھر درد شروع ہوا مگر اجتماع میں مانگی جانے والی **اجتماعی دعاء** کے وَقت ٹھیک ہو گیا، ایک گھنٹہ کے بعد پھر بَہُت شدید درد اُٹھا۔ ڈاکٹر نے تین انجکشن لگائے پھر کچھ افاقہ ہوا۔ اب حالت یہ ہوگئی کہ جب بھی کھانا کھاتا درد شروع ہو جاتا۔ روزانہ تین چار ٹیکے لگتے۔ ڈِرپ چڑھتی، الٹرا ساؤنڈ بھی کروایا، مگر ڈاکٹروں کو درد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ میں اَسپتال میں پڑا تھا وہاں مجھے معلوم ہوا

کہ میرے ساتھ والے اسلامی بھائی سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں **12** دن کیلئے سفر کی تیاری کر رہے ہیں، ڈاکٹر نے سفر سے بُہتیرا روکا مگر مجھ سے نہ رہا گیا میں **ڈیرہ بُگٹی** (بلوچستان) جانے والے **مَدَنی قافِلے** کا مسافِر بن گیا۔ ڈیرہ بُگٹی جاتے ہوئے راستے میں تھوڑا سا درد ہوا، پھر وہاں سے ہم نے ''سُوئی'' آ کر جُمعرات کے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی اور پھر ڈیرہ بُگٹی واپَس آ گئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے دَرد ایسا دُور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں۔ اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تا حال مجھے دوبارہ وہ تکلیف نہیں ہوئی۔ اور سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ **مجھے مَدَنی قافِلے میں خواب کے اندر مَدینے کے تاجدار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **کا دیدار ہو گیا۔**

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو   سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
دردِ سر ہو اگر دُکھ رہی ہو کمر   پاؤ گے صِحّتیں قافِلے میں چلو
ہے طلب دید کی، دید کی عید کی   کیا عَجَب وہ دِکھیں قافِلے میں چلو

سلطانِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قربانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے آپ کو اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ہوگا۔ بغیر قربانی پیش کئے کچھ نہیں ہوسکتا۔ **ہمارے** پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسلام کی خاطر کیسی کیسی قربانیاں پیش کیں اِس کا تصوُّر رہی لرزا دینے کیلئے کافی ہے۔ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ہمارے مکّی مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بے حد ستایا گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی راہوں میں **کانٹے** بچھائے گئے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر **پتّھر** برسائے گئے، حتّٰی کہ کفّارِ بداطوار آپ کو **شہید** کرنے کے بھی دَرپَے رہے مگر ہمارے پیارے پیارے آقا اور میٹھے میٹھے **مصطَفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمّت نہ ہارے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی **مسلسل** جِد وجُہد رنگ لائی، جو لوگ دشمن تھے وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **فضل** وکرم سے دوست بن گئے، جو جان کے دَرپَے تھے وہ جانیں قربان کرنے لگے، جو دوسروں کو مسلمان ہونے سے روکتے

تھے وہ خود مسلمان ہو کر دوسروں کو مسلمان کرنے کی کوششوں میں مصروف ہو گئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج ساری دنیا میں جو **اسلام کی بہاریں** ہیں وہ **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت کی عنایت سے پیارے **مصطفٰے** کی مساعیٔ جمیلہ اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی عظیم تربیّت سے **صَحابۂ کرام** علیہم الرضوان کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

راہِ خدا میں پتّھر کھائے خوں میں نہائے طائف میں
دین کا کتنی محنت سے کام آپ نے اے سلطان کیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بھلائی کی باتیں سکھانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی نیکی کی دعوت کی خاطر قربانیوں کیلئے کمر بستہ ہو جایئے اور ڈھیروں ثواب کمایئے۔ امام ابو نُعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی (مُتَوَفّٰی 430 ھجری) ''حِلْیَۃُ الْاَولیاء'' میں نقل کرتے ہیں، **اللہ** تبارَکَ وَ تعالٰی نے حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی

طرف وحی فرمائی: ''بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔'' (حلیة الاولیاء ج٦ ص٥ رقم ٧٦٢٢ دارالکتب العلمیة بیروت)

مُبلّغین کی قبریں اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل جگمگائیں گی

اِس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر وثواب معلوم ہوا۔ سنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے والوں، مَدَنی قافِلے میں سفر اور فکرِ مدینہ کر کے مَدَنی انعامات کا رسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبلّغین کی نیکی کی دعوت کو سننے والوں کی قُبور بھی اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حُضور مُفِیضُ النُّور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کے نور کے صدقے نورٌ علیٰ نور رہوں گی۔

قبر میں لہرائیں گے تاحَشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طَلعَت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش شریف)

جنّت میں داخلہ اور گزشتہ گناہوں کا کفّارہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی جو علم دین سیکھنے کی نیّت سے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کرتے ہیں ان کیلئے، جنّت میں داخلے اور گزشتہ گناہوں کے کفّارے کی بشارت ہے۔ اس ضمن میں دو روایات سنئے اور جھومئے: ﴿۱﴾ **حضرتِ** سیِّدُ نا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: **مَنْ غَدَا وَ رَاحَ وَ هُوَ فِیْ تَعْلِیْمِ دِیْنِهٖ فَهُوَ فِی الْجَنَّةِ۔** یعنی ”جو اپنے دین کا علم سیکھنے کیلئے صبح کو چلا یا شام کو چلا وہ **جنّتی** ہے۔“ (حِلْیَةُ الْاَوْلِیَاء، ج۷، ص۲۹۵ دار الکتب العلمیة بیروت، السراج المنیر شرح الجامع الصغیر ج٤ ص۳۱۲) ﴿۲﴾ ”جو شخص علم کی طلب کرتا ہے، تو وہ اس کے **گُزَشتہ گناہوں کا کفّارہ** ہوجاتا ہے۔

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج٤، ص٢٩٤ حدیث ٢٦٥٧ دار الفکر بیروت)

راہِ خدا میں سفر کی فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **راہِ خدا** میں نکل کر نماز، روزہ اور ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اجر وثواب بھی بَہُت بڑھ جاتا ہے، چُنانچِہ سُنَنِ ابو داوٗد میں ہے: **سرکار نامدار**، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سردار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بے کسوں کے مددگار، شَہَنْشاہِ ابرار، بعطائے پروردگار غیبو ں پر خبردار، صاحِبِ پسینۂ خوشبودار، شفیعِ روزِ شمار جنابِ احمدِ مختار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ''بے شک راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نماز، روزہ اور ذکر کا ثواب راہ خدا عَزَّوَجَلَّ میں مال خرچ کرنے سے **سات سوگنا** زِیادہ ہے۔'' (سُنَنِ ابو داوٗد ج ۳ ص ۱۳ حدیث ۲۴۹۸ داراحیاء التراث العربی بیروت) اب یہ بھی سن لیجئے کہ **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں مال خرچ کرنے کا ثواب کیا ہے! چُنانچِہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک کے بدلے سات لاکھ دِرھَم

سُنَنِ ابنِ ماجہ میں ہے: جو راہِ خدا میں مال بھیجے اور خود گھر بیٹھا رہے

تو اُس کیلئے ہر دِرہَم کے بدلے **سات سو دِرہَم** ہیں اور جو راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جہاد کرے اور خرچ بھی کرے اسے ایک دِرہَم کے بدلے **سات لاکھ دِرہَم** کا ثواب ملے گا۔ یہ فرما کر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سورۃُ البقرہ کی یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ (ترجَمۂ کنز الایمان: اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے)

(سُنَن ابنِ ماجه ج ۳ ص۳۳۹ حديث ۲۷۶۱ دار المعرفة بيروت)

انچاس کروڑ گُنا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جایئے! ان دونوں اَحادیثِ مبارَکہ کو ملا کر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکل کر نماز، روزہ اور ذکر کا ثواب **انچاس کروڑ گنا** ملتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بشارت ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جس کیلئے چاہے اس سے بھی زیادہ بڑھائے۔ ان دو احادیثِ کریمہ کو جمع کر کے جو **انچاس کروڑ گُنا ثواب** نکالا ہے وہ ہر نیکی کیلئے نہیں بلکہ **ابو داؤد** کی حدیث میں نماز، روزہ اور ذِکر کی صَراحت ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حُصولِ دنیا کے لئے سفر...

غور تو فرمایئے! لوگ آمدنی کی زیادَتی کیلئے اپنے شہر سے دوسرے شہر، اپنے ملک سے دوسرے ملک جا پڑتے ہیں اور ماں باپ، بال بچّوں وغیرہ سے برسوں دور پڑے رہتے ہیں۔ **آہ!** آج حُصولِ دنیا کی خاطِر اکثر لوگ ہر طرح کی قربانیاں دے رہے ہیں مگر اس قدَر عظیم الشان اَجر و ثواب کی بِشارتوں کے باوُجُود راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں چند روز کیلئے بھی **مَدَنی قافِلے** میں سفر کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سو قافلے

ذرا سوچئے تو سہی! ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی دس سالہ مدنی ظاہِری حیاتِ طیِّبہ میں **کم و بیش سو مَدَنی قافِلے** سفر کروائے، اِن

میں 27 سفر وہ ہیں جن میں بنفسِ نفیس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی شامل رہے۔ (انظر: فتح الباری لابن حجر، ج ۷ ص ۲۳۹۔۲۴۰ تحت الحدیث ۳۹۴۹) کسی قافلے میں تیس ہزار، کسی میں دس ہزار تو کسی میں ایک ہزار، کسی میں 500 تو کسی میں 313، کسی میں 30 کسی میں 15، کسی میں 10 تو کسی میں فَقَط آٹھ افراد نے سفر کیا۔ کسی ''مدنی قافلے'' میں 28 دن تو کسی میں پندرہ دن صَرف ہوئے۔ ان قافِلوں کا اِستِقبال پھولوں کے گجروں اور مرحبا کے نعروں سے نہیں خون آشام تلواروں سے ہوا کرتا تھا! ان قافِلوں میں سفر کرنے والوں نے اپنے قیمتی وَقت کے ساتھ ساتھ مال بھی خرچ کیا بلکہ جان کی قربانیاں دینے سے بھی دَرَیغ نہیں کیا۔ **اَللّٰہُ اَکبر** ! وہ حضرات اسلام کی خاطر کیسی کیسی صُعُوبتیں برداشت کر گئے مگر ایک ہم ہیں جن کے شب و روز صِرف اور صِرف دنیا ہی کی ترقّی کیلئے گویا وَقف ہیں۔ **آہ صد کروڑ آہ!**

واعِظِ قوم کی وہ پُختہ خیالی نہ رہی! برقِ طبعی نہ رہی، شُعلہ مَقالی نہ رہی

رہ گئی رسمِ اذاں، روحِ بِلالی نہ رہی فلسفہ رہ گیا، تلقینِ غَزالی نہ رہی

مسجِدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نَمازی نہ رہے

یعنی وہ صاحِبِ اَوصاف حجازی نہ رہے

ہر مسلماں رگِ باطِل کے لئے نشتر تھا اس کے آئینۂ ہستی میں عمل جوہر تھا

جو بھروسا تھا اسے تو فَقَط اللہ پر تھا ہے تمہیں موت کا ڈر، اُس کو خدا کا ڈر تھا

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر اَزبَر ہو!

پھر پِسَر قابلِ مِیراثِ پِدَر کیونکر ہو!

ہر کوئی مستِ مئے ذوقِ تَن آسانی ہے کیسا بھائی! ترا اندازِ مسلمانی ہے؟

حیدری فقر ہے، نے دولتِ عثمانی ہے تم کو اَسلاف سے کیا نسبتِ رُوحانی ہے؟

وہ زمانے میں معزَّز تھے مسلماں ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارکِ قراں ہو کر

تم ہو آپس میں غضبناک، وہ آپس میں رحیم تم خطاکار و خطابیں، وہ خطا پوش و کریم

چاہتے سب ہیں کہ ہوں اَوجِ ثُریّا پہ مُقیم پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلبِ سلیم

تختِ فَغفُور بھی ان کا تھا سَرِیر کے بھی
یوں ہی باتیں ہیں، کہ تم میں وہ حَمیّت ہے بھی؟

خود کُشی شَیوہ تمھارا، وہ غَیُور و خُوددار   تم اُخُوَّت سے گُریزاں، وہ اُخُوَّت پہ نثار
تم ہو گُفتار سراپا، وہ سراپا کِردار   تم تَرستے ہو کلی کو، وہ گُلستاں بکنار

اب تلک یاد ہے قوموں کو حِکایت اُن کی
نقش ہے صَفحۂ ہستی پہ صداقت اُن کی

مِثلِ بُو قید ہے غُنچے میں، پریشاں ہو جا   رَخت بَردَوش ہوائے چَمنِستاں ہو جا
ہے تنک مایہ، تو ذَرّے سے بیاباں ہو جا   نغمۂ مَوج سے ہنگامۂ طوفاں ہو جا

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دَہر میں اسمِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجالا کر دے

عقل ہے تیری سِپَر عشق ہے شمشیر تِری!   مِرے دَرویش! خلافت ہے جہانگیر تری
ماسِوا اللہ کے لئے آگ ہے تکبیر تِری   تُو مسلمان ہے تقدیر ہے تدبیر تری

کی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جوشِ ایمانی کا ثُبوت دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی ہمّت کیجئے اور **جوشِ ایمانی** کا ثُبوت دیتے ہوئے **اللہ** کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جاں نثار صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی قربانیوں کو **عملی طور پر** خراجِ تحسین پیش کرنے کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کی نیّت فرمایئے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی راہوں میں کوئی کانٹے نہیں بچھائے گا، آپ پر پتھراؤ نہیں کیا جائے گا۔ آپ کی راہوں میں تو لوگ آنکھیں بچھائیں گے۔

سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو　　لوٹنے رحمتیں قافِلے میں چلو
قرض ہو گا ادا، مانگو آ کر دعا　　پاؤ گے برکتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

داتا حُضُور کی طرف سے مدنی قافلے کی خیر خواہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی قافِلوں کے مسافِروں پر جو کرم نوازیاں ہوتی ہیں اُن کی ایک جھلک آپ بھی ملاحظہ کیجئے اور پھر مَدَنی قافلے میں

عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کیلئے کمر بستہ ہو جائیے چُنانچہ **اسلامی بھائیوں** کا بیان ہے کہ ہمارا **مَدَنی قافِلہ** مرکز الاولیاء لاہور **داتا دربار** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسجِد کے اندر تین دن کے لئے قِیام پذیر تھا۔ ہم مَدَنی قافِلے کے جَدوَل کے مطابِق سنّتوں کی تربیّت حاصِل کر رہے تھے، دورانِ حلقہ ایک صاحِب تشریف لائے انہوں نے عاشقانِ رسول کے ساتھ بڑی مَحبّت کے ساتھ ملاقات کی پھر کہنے لگے، **اَلحمدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج رات میری قسمت کا ستارہ چمکا اور **حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھ گنہگار کے خواب میں تشریف لائے اور کچھ اس طرح فرمایا، "**دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلے** والے **عاشِقانِ رسول تین دن کے لئے میری مسجِد میں ٹھہرے ہوئے ہیں لہٰذا تم ان کے کھانے کا انتِظام کرو۔**" لہٰذا میں مَدَنی قافلے والوں کی خیر خواہی کیلئے کھانا لایا ہوں آپ حضرات قَبول فرمائیے۔

کیا غرض دردر پھروں میں بھیک لینے کیلئے ہے سلامت آستانہ آپکا داتا پیا
جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن ہو مری امید کا گلشن ہرا داتا پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں ۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، محبوبِ ربِّ العِزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصَابِیح ،ج۱ ص۵۵، حدیث ۱۷۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"السَّلامُ علیکُم" کے گیارہ حُرُوف کی نسبت سے سلام کے 11 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے **سلام** کرنا سنّت ہے ﴿۲﴾ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صَفْحَہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: "**سلام** کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو **سلام** کرنے لگا ہوں اِس کا

مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا **حرام** جانتا ہوں'' ﴿۳﴾ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو **سلام** کرنا کارِ ثواب ہے ﴿٤﴾ **سلام** میں پہل کرنا **سنّت** ہے ﴿٥﴾ **سلام** میں پہل کرنے والا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب ہے ﴿٦﴾ **سلام** میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بری ہے۔ جیسا کے میرے مکّی مَدَنی آقا میٹھے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے **سلام** کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شُعبُ الایمان ج٦ ص ٤٣٣)

﴿۷﴾ **سلام** (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت) ﴿۸﴾ **السَّلامُ علیکم** کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں **وَ رَحمَۃُ اللہ** بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور **وَبَرَکاتُہٗ** شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ بلکہ مَن چلے تو معاذاللہ یہاں تک بک جاتے ہیں: آپ کے بچّے ہمارے غلام۔ میرے آقا اعلیٰ

حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 409** پر فرماتے ہیں: کم ازکم **السَّلامُ علیکم** اوراس سے بہتر **وَرَحمَۃُ الله** ملانا اورسب سے بہتر **وَبَرَکاتُہٗ** شامل کرنا اوراس پر زِیادت نہیں۔ **پھر سلام کرنے والے نے جتنے الفاظ میں سلام کیا ہے جواب میں اتنے کا اعادہ توضَرور** ہے اورافضل یہ ہے کہ جواب میں زیادہ کہے۔ اس نے **السَّلامُ علیکم** کہا تو یہ **وعَلَیکُمُ السَّلام وَرَحمَۃُ الله** کہے۔ اوراگراس نے **السَّلامُ علیکم وَ رَحمَۃُ الله** کہا تو یہ **وَعَلیکمُ السَّلامُ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہٗ** کہے اوراگراس نے **وبَرَکاتُہٗ** تک کہا تو یہ **بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادَت نہیں**۔ واللہ تعالٰی اعلم ﴿۹﴾ اِسی طرح جواب میں **وَعَلَیکُمُ السَّلامُ وَ رَحمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکاتُہٗ** کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں ﴿۱۰﴾ **سلام** کا جواب **فوراً** اوراتنی آواز سے دینا **واجِب** ہے کہ سلام کرنے والاسُن لے ﴿۱۱﴾ **سلام** اور جوابِ سلام کا **دُرُست تلفُّظ** یادفرمالیجئے۔ پہلے میں کہتاہوں آپ سُن کردوہرائیے: **اَلسَّلامُ عَلَیکُمْ** (اَسْ. سلا.مُ. عَلَے. کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھرآپ اس کودوہرائیے: **وَعَلَیکُمُ السَّلام**

(وَ. عَ. لَیکُ. مُـــسُ. سَلام)۔سلام کے اَحکام کی تفصیلی معلومات حاصِل کرنے اور دیگر سینکڑوں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 120 صَفحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو　　لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　پاؤ گے بَرَکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۷۸۶﴾ فہرِس ﴿۹۲﴾

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مَدَنی منّے کا جوشِ ایمانی	۲	جنّت میں داخِلہ اور گزشتہ گناہوں کا کفّار	۲۰
دنیا کیلئے تو وقت ہے مگر۔۔۔۔	٦	راہِ خدا میں سفر کی فضیلت	۲۱
چار شہیدوں کی ماں	۸	ایک کے بدلے سات لاکھ درہم	۲۱
گُفتار کے غازی	۱۰	انچاس کروڑ گُنا ثواب	۲۲
اِحساسِ ذمہ داری پیدا کیجئے۔	١٤	حُصولِ دنیا کیلئے سفر۔۔۔۔	۲۳
مَدَنی قافلے میں شفا بھی ملی اور دیدار بھی ہوا	١٤	سو قافلے	۲۳
سلطانِ دو جہاں کی قربانیاں	۱۷	جوشِ ایمانی کا ثُبُوت دیجئے	۲۷
بھلائی کی باتیں سکھانے کی فضیلت	۱۸	داتا حُضُور کی طرف سے مَدَنی قافلے کی خیر اخواہی	۲۷
مبلّغین کی قبریں ان شاءَ اللہ جگمگائیں گی	۱۹	سلام کے 11 مَدَنی پھول	۲۹



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



شادی کی دعوت میں ثواب کمانے کا مَدَنی نُسخہ

شادی میں جہاں بے تحاشا مال خرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوتِ طعام کے اندر خواتین و حضرات میں ایک ایک "**مَدَنی بستہ**" (STALL) لگوا کر حسبِ توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں وغیرہ مفت تقسیم کرنے کی ترکیب فرمائیے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔ آپ صرف **مکتبۃ المدینہ** کو آرڈر دے دیجئے۔ باقی کام اِن شاءَ اللہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی سنبھال لیں گے۔ جزاکَ اللہ خیراً۔

نوٹ: سوئم، چہلم و گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقع پر بھی **ایصالِ ثواب** کے لئے اسی طرح "مکتبِ رسائل کے" مدنی بستے لگوائیے۔ **ایصالِ ثواب** کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر **فیضانِ سنّت، نماز کے احکام** اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی **مکتبۃ المدینہ** سے رُجوع فرمائیں۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 2203311 - 2314045
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 2620122
لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 7311679
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 4511192
سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 2632625
راولپنڈی: اصغر مال روڈ، نزد عید گاہ۔ فون: 4411665
کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ 058610-37212